احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029

جمعہ 21- جنوری 2000ء - 13 شوال 1420 ہجری - 21- صلح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 17

جھوٹ سب سے بڑا گناہ

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کیا جی حضورؐ ضرور بتائیں آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' آپ تکئے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو! تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضورؐ خاموش ہو جائیں۔

(بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں' کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرات اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افتراء کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اظلم ٹھہر جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افتراء باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹ کا خطرناک نتیجہ اور کیا ہو گا کہ انسان خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور اس کی آیات کی تکذیب کر کے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس تمہارے لئے یہ ضروری بات ہے کہ صدق اختیار کرو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 245)

ساری دنیا میں سب سے بڑا فساد جھوٹ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دنیا میں جو بہت سے تعلقات بگڑنے کی وجہ ہے وہ بنیادی طور پر یہی ہے کہ اپنے نفس کا شیطان انسان کو دکھائی نہیں دیتا۔ کوئی ان سے وہ سلوک کرے تو واویلا کریں گے' شور مچائیں گے' کہیں گے کیسی جماعت ہے جہاں ایسے ایسے لوگ داخل ہیں جو اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمودہ حقوق کو ادا نہیں کرتے اور عائد شدہ قدروں کی پرواہ نہیں کرتے اور جب ان سے پوچھا جائے کہ تم کیا کرتے ہو تو بعض دفعہ معصومیت سے کہیں گے ہم تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔ ہم تو کبھی بھی خدا تعالیٰ کی جان بوجھ کر نافرمانی نہیں کرتے۔ کوئی غلطی سے بات ہو جائے تو ہو جائے۔ لیکن یہ بات جھوٹ ہے اور واقعۃً انسان جان بوجھ کر ہر فیصلے کے موقع پر نافرمانی کا قدم اٹھاتا ہے۔

اب جھوٹ کی بات چل رہی ہے تو یاد رکھیں کہ جھوٹ اس وقت انسان کا' ساری دنیا کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ جھوٹ کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ محض دین کی تعلیم ہے' (-) کو جھوٹ نہیں بولنا چاہئے یہ جھوٹ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا ایک اور انداز ہے جھوٹ تو دنیا کے زہروں کی طرح ہے۔ وہ زہر نیکی اور بدی کی تمیز نہیں کرتے' وہ زہر ضرور ہلاک کرتے ہیں۔ اگر اتنی مقدار میں استعمال ہوں کہ ہلاک کرنے والے ہوں۔ وہ زہر ضرور لمبا' دائمی اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ جب ان کی سرشت میں لمبا عرصہ داخل کر دیا گیا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے' تو وہ تو اپنا کام دکھاتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹ بھی ایک تو گناہ ہے یعنی ہر (صاحب ایمان) جو اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ (-) اس کے لئے جھوٹ ایک گناہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس گناہ کا حساب کتاب زیادہ تو یوم آخرت میں ہو گا۔ لیکن میں ایک بات آپ کو بتا رہا ہوں کہ جھوٹ ایک زہر بھی ہے اور وہ زہر ایسا ہے جو روزمرہ ضرور اثر دکھاتا ہے اس کا منفی اثر ضرور ہوتا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔

باقی صفحہ 7 پر

ڈاکٹر شمس الحق طیب کے قتل کے خلاف فیصل آباد کے ہسپتالوں میں ہڑتال

مجرموں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

نامور آرتھوپیڈک سرجن مخلص خادم سلسلہ اور غریبوں کے ہمدرد محترم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب کی راہ مولا میں جان کی قربانی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے گذشتہ روز الائیڈ ہسپتال' سول ہسپتال اور شہر کے دیگر پرائیویٹ ہسپتالوں کے ڈاکٹروں نے ہڑتال کی۔ اور ایمرجنسی کے سوا تمام شعبے صبح 10 بجے سے 12 بجے تک بند رہے۔ اس موقع پر مختلف ہسپتالوں کے ڈاکٹر الائیڈ ہسپتال میں آؤٹ ڈور کے باہر جمع ہوئے جنہوں نے ڈاکٹر شمس الحق طیب کے قتل پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا۔ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مطالبہ کیا گیا کہ ڈاکٹر شمس الحق طیب کے قتل کو مذہبی یا کوئی اور رنگ دیئے بغیر اس واقعے کی پیشہ وارانہ انداز میں تحقیقات کر کے قتل میں ملوث افراد کو گرفتار کیا جائے اور انہیں قانون کے مطابق سزا دی جائے اس موقع پر پی ایم اے فیصل آباد کے صدر ڈاکٹر طفیل محمد کی سربراہی میں ایک ایکشن کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ممبران میں سیکرٹری پی ایم اے ڈاکٹر عبدالستار قریشی کے علاوہ ڈاکٹر احسان الحق شیخ' ڈاکٹر مسعود شیخ' ڈاکٹر شفیق زاہد' سلطان عبداللہ اور پروفیسر ریاض حسین شامل ہیں۔ فیصل آباد میں ڈاکٹروں کی احتجاجی ہڑتال مزید دو دن جاری رہے گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمایاں کامیابی

○ مکرم محمد اقبال صاحب آف دوالمیال نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ایم اے فارسی کے پہلے سالانہ امتحان 1999ء میں بطور پرائیویٹ امیدوار شرکت کی اور 740/1100 نمبر لے کر یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوف کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

عرفانِ حدیث نمبر 34

حیا ایمان میں بستا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حیا ایمان میں بستا ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اور بے حیائی بد خلقی ہے اور بد خلقی دوزخ میں پلتی ہے۔

(جامع ترمذی ابواب البر والصلہ باب الحیاء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سنن الترمذی سے لی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ بہت ہی لطیف کلام ہے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار کہ بذاء یعنی فحش گوئی یہ بد خلقی میں سے ہے اور بد خلقی دوزخ میں پلتی ہے۔ یہ نہیں فرمایا بد خلقی کرنے والا والجفاء فی النار اور بد خلقی دوزخ میں پلتی ہے۔ بہت ہی فصیح و بلیغ کلام ہے جس سے بہت مطالب پھوٹتے ہیں۔ تو بار بار اسی حدیث کے حوالے سے اس کے مطالب کی بحث اگر شروع کی تو بعض لوگوں کے لئے شاید سمجھنے میں دقت پیدا ہو میں نے اس کا ترجمہ جو بعینہ ترجمہ بنتا ہے وہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔

ایمان جنت میں ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ دراصل ایمان کا ایک مرکزی معنی یہ ہے طمانیۃ النفس وزوال الخوف طمانیت نفس اور زوال خوف اور یہی معنے حضرت امام راغب نے اور بعض اور کتب میں بیان کئے ہیں جو عربی لغت کی کتابوں میں بہت نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت امام راغب اور ان دونوں لغات کا اتفاق اس بات پر یہ بتا رہا ہے کہ یہ معنیٰ اصل ہے۔ یعنی مرکزی معنیٰ یہی ہے باقی سارے معانی اس سے پھوٹتے ہیں۔ تو اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حیا ایمان ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ کن معنوں میں جنت میں ہے۔ اس لئے کہ پوری طمانیت ہی حیا سے ملتی ہے اور پوری طمانیت ہی ایمان سے ملتی ہے اور اصل طمانیت جس میں زوال الخوف بھی شامل ہو کوئی خوف کا شائبہ تک باقی نہ رہے وہ امن کی حالت' وہ طمانیت کی حالت حیا سے ملتی ہے اور جیسا کہ میں آگے تفصیل بیان کروں گا حیا ہی کے سارے شعبے ہیں جو ساری زندگی پر چھائے ہوئے ہیں اور سچی طمانیت حیا سے نصیب ہوتی ہے۔

اور ایمان کا یہ معنیٰ کہ ایمان جنت میں ہے طمانیت نصیب کرتا ہے اور زوال الخوف ہے۔ یہ معنے حضرت ابراہیمؑ کے پیش نظر تھے جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ سوال کیا کہ کہ مجھے بتا کہ مردے کیسے زندہ کئے جاتے ہیں جواباً دیکھیں اللہ نے یہی فرمایا اولم تؤمن تو ایمان نہیں لایا۔ اللہ جانتا تھا کہ حضرت ابراہیم ایمان لے آئے ہیں مگر حضرت ابراہیم کی فراست کا ایک گویا امتحان تھا کہ دیکھیں کن معنوں میں یہ کہہ رہا ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا' بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی ایمان تو لایا ہوں مگر ایمان کا یہ پہلو بھی تو پیش نظر ہے کہ وہ طمانیت بخشتا ہے۔ تو میں ایمان کے گہرے معانی پر نظر رکھتے ہوئے یہ عرض کر رہا ہوں تاکہ تو یہ خیال نہ کرے میرے متعلق اے خدا' یہ گمان نہ کرے کہ میں ایمان نہیں لاتا اس لئے پوچھ رہا ہوں اس لئے کہ ایمان کے تمام شعبوں پر حاوی ہو جاؤں۔ اس کی جان طمانیت ہے' کوئی بھی خلش دل میں باقی نہ رہے۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ جواب ہی بہت عظیم الشان ہے۔

(الفضل 16۔ فروری 99ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

منگل 25۔ جنوری 2000ء

12-05 a.m پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔ (31-7-98) جلسہ سالانہ یوکے کا ترجمہ۔
1-05 p.m. تعلیم (دین حق)
1-55 a.m. لقاء مع العرب۔
2-50 a.m. اردو کلاس۔
3-55 a.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
6-00 a.m. فرانسیسی زبان سیکھئے۔
7-00 a.m. بنگالی سروس۔
8-05 a.m. ترجمۃ القران کلاس نمبر 59
9-05 a.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس نمبر 4 از ربوہ۔
9-25 a.m. چلڈرنز کارنر۔
9-55 a.m. جرمن سروس۔
11-00 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-35 a.m. اردو کلاس۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. ترکی پروگرام۔
2-20 p.m. تعلیم (دین حق)
3-00 p.m. ینگ لجنہ کے ساتھ ملاقات۔
4-00 p.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
4-30 p.m. ڈاکومنٹری۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-30 p.m. چلڈرنز کارنر۔ سبق نمبر 51
6-05 p.m. لقاء مع العرب
7-05 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ سپورٹس ریلی۔
7-55 p.m. اردو کلاس۔
9-05 p.m. درس الحدیث۔
9-25 p.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
9-55 p.m. ینگ لجنہ سے حضرت صاحب کی ملاقات۔
11-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔

بدھ 26۔ جنوری 2000ء

12-45 a.m لقاء مع العرب۔
1-46 a.m. نارویجین پروگرام۔
2-30 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
3-30 a.m. ہماری کائنات۔
4-30 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 59
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ قرآن کلاس پروڈکشن احمدیہ ٹیلی ویژن پاکستان۔
6-10 a.m. لقاء مع العرب۔
7-05 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-10 a.m. اردو کلاس۔
9-20 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
9-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ قرآن کلاس۔
12-10 p.m سواحیلی پروگرام۔ مذاکرہ حصہ دوئم۔
12-55 p.m. درس الحدیث۔ سواحیلی زبان میں۔
1-15 p.m. ہماری کائنات۔
1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس۔
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 p.m. سپینش زبان سیکھئے۔
6-05 p.m. تبرکات۔ تقریر حضرت قاضی نذیر محمد صاحب
6-35 p.m. بنگالی سروس۔
8-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 60
9-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-20 p.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-20 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 27۔ جنوری 2000ء

12-35 a.m لقاء مع العرب۔
1-35 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن فرانس۔
1-55 a.m. بنگالی مہمانوں کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
3-00 a.m. درثمین۔ نظم چولا بابا نانک
3-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ نمبر 60
4-25 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
6-05 a.m. لقاء مع العرب۔
7-05 a.m. بنگالی دوستوں کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
8-05 a.m. اردو کلاس۔
9-20 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔
9-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 60
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
12-10 p.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔
1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس۔
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-00 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m. عربی زبان سیکھئے۔
6-00 p.m. اطفال کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
7-00 p.m. بنگالی سروس۔
8-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
9-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔
9-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔ کوئز مقابلہ۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

گناہ کس طرح پیدا ہوتا ہے اور اس کا علاج کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پُرجوش محبت اور محبانہ یادالٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اور جیساکہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے۔ اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے۔ تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے۔ پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے۔ اور اس کی خشکی کا علاج خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں تین طور سے ہے۔

(1) محبت (2) استغفار جس کے معنی دبانے اور ڈھانپنے کی خواہش کے ہیں۔ کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑھ جمی رہے تب تک سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ (3) تیسرا علاج توبہ ہے۔ یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرے۔ اور اسے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالح کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا۔ اور توبہ صرف زبان سے نہیں ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں۔ کیونکہ سب سے مطلب یہ ہے کہ ہم خدا کے نزدیک ہو جائیں۔ دعا بھی توبہ ہے۔ کیونکہ اس سے بھی ہم خدائی قرب ڈھونڈتے ہیں۔ اسی لئے خدا نے انسان کی جان کو پیدا کر کے اس کا نام روح رکھا۔ کیونکہ اس کی حقیقی راحت اور آرام خدا کے اقرار اور اس کی محبت اور اس کی اطاعت میں ہے اور اس کا نام نفس رکھا۔ اور نفس لغت میں عین کے معنی رکھتا ہے کیونکہ وہ خدا سے اتحاد پیدا کرنے والا ہے۔ خدا سے دل لگانا ایسا ہوتا ہے جیساکہ باغ میں وہ درخت ہوتا ہے جو باغ کی زمین سے خوب پیوستہ ہوتا ہے۔ یہی انسان کا جنت ہے۔ اور جس طرح درخت زمین کے پانی کو چوستا اور اپنے اندر کھینچتا اور اس سے اپنے زہریلے بخار نکالتا ہے۔ اسی طرح انسان کے دل کی حالت ہوتی ہے کہ وہ خدا کی محبت کا پانی چوس کر زہریلے مواد کے نکالنے پر قوت پاتا ہے اور بڑی آسانی سے ان مواد کو دفع کرتا ہے اور خدا میں ہو کر پاک نشوونما پاتا جاتا ہے۔ اور بہت پھیلتا اور خوشنما سرسبزی دکھلاتا اور اچھے پھل لاتا ہے۔ مگر جو خدا میں پیوستہ نہیں۔ وہ نشوونما دینے والے پانی کو چوس نہیں سکتا اس لئے دم بدم خشک ہوتا چلا جاتا ہے۔ آخر پتے بھی گر جاتے ہیں اور خشک اور بدشکل ٹہنیاں رہ جاتی ہیں۔ پس چونکہ گناہ کی خشکی بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس خشکی کو دور کرنے کے لئے سیدھا علاج مستحکم تعلق ہے جس پر قانون قدرت گواہی دیتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ کر کے فرماتا ہے۔ (۔)

اے وہ نفس جو خدا سے آرام یافتہ ہے اپنے رب کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میرے بہشت کے اندر آجا....

غرض گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے۔ لہٰذا وہ تمام اعمال صالحہ جو محبت اور عشق کے سرچشمہ سے نکلتے ہیں گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں کیونکہ انسان خدا کے لئے نیک کام کر کے اپنی محبت پر مہر لگاتا ہے خدا کو اس طرح پر مان لینا کہ اس کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھنا یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی۔ یہ وہ پہلا مرتبہ محبت ہے جو درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زمین پر لگایا جاتا ہے۔ اور پھر دوسرا مرتبہ استغفار جس سے یہ مطلب ہے کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے۔ اور یہ مرتبہ درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زور کر کے پورے طور پر اپنی جڑھ زمین میں قائم کر لیتا ہے۔ اور پھر تیسرا مرتبہ توبہ جو اس حالت کے مشابہ ہے کہ جب درخت اپنی جڑیں پانی سے قریب کر کے بچہ کی طرح اس کو چوستا ہے۔ غرض گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا دور کرنا خدا کے تعلق سے وابستہ ہے پس وہ کیسے نادان لوگ ہیں جو کسی کی خودکشی کو گناہ کا علاج کہتے ہیں۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص2'3)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"اور اس جگہ کوئی کفارہ مفید نہیں اور کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے اور کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں۔ کیونکہ محبت اور خوف کی آگ بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ ص5'6)

پاک زندگی کا رستہ

پاک زندگی کے حصول کے لئے تین باتیں ضرور ہیں۔

تدبیر و مجاہدہ' دعا اور صحبت صالحین' تدبیر و مجاہدہ میں کیا کچھ داخل ہے اور کون کون سے مراحل میں سے وہ انسان کو گزارتا ہے۔ اس کا ذکر حضرت مسیح موعود (۔) نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں سورۃ المومنون کی ان آیات کی تشریح میں فرمایا ہے۔ قد افلح المؤمنون نمازوں میں خشوع' لغو باتوں اور کاموں سے پرہیز۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مالی قربانی۔ فروج کی حفاظت اور امانتوں کی رعایت یہ پہلے پانچ مراحل کا اجمال ہے۔ اور ان کے بعد آخری چیز جو انسان میں پیدا ہوتی ہے اس کا ذکر حضور ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"غرض محبت سے بھری ہوئی یادالٰہی جس کا نام نماز ہے وہ درحقیقت ان کی غذا ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ جی ہی نہیں سکتے۔ اور جس کی محافظت اور نگہبانی بعینہ اس مسافر کی طرح وہ کرتے رہتے ہیں جو ایک دشت بے آب و دانہ میں اپنی چند روٹیوں کی محافظت کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔ اور اپنے کسی قدر پانی کو جان کے ساتھ رکھتا ہے جو اس کی مشک میں ہے۔ واہب مطلق نے انسان کی روحانی ترقیات کے لئے یہ بھی ایک مرتبہ رکھا ہوا ہے جو محبت ذاتی اور عشق کا غلبہ اور استیلا کا آخری مرتبہ ہے۔ اور درحقیقت اس مرتبہ پر انسان کے لئے محبت سے بھری ہوئی یادالٰہی جس کا شرعی اصطلاح میں نماز نام ہے غذا کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ بار بار جسمانی روح کو بھی اس غذا پر فدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا جیساکہ مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور خدا سے علیحدہ ایک دم بھی بسر کرنا اپنی موت سمجھتا ہے اور اس کی روح آستانہ الٰہی پر ہر وقت سجدہ میں رہتی ہے۔ اور تمام آرام اس کا خدا میں ہی ہو جاتا ہے اور اس کو یقین ہوتا ہے کہ میں اگر ایک طرفۃ العین بھی یادالٰہی سے الگ ہوا تو بس میں مرا۔ اور جس طرح روٹی سے جسم میں تازگی اور آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء کی قوتوں میں توانائی آجاتی ہے اسی طرح اس مرتبہ پر یادالٰہی جو عشق اور محبت کے جوش سے ہوتی ہے۔ مومن کی روحانی قوتوں کو ترقی دیتی ہے۔ یعنی آنکھ میں قوت کشف نہایت صاف اور لطیف طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کان خدا تعالیٰ کے کلام کو سنتے ہیں۔ اور زبان پر وہ کلام نہایت لذیذ اور اجلیٰ اور اصفیٰ طور پر جاری ہو جاتا ہے۔ اور رؤیاء صادقہ بکثرت ہوتے ہیں جو فلق صبح کی طرح ظہور میں آجاتے ہیں۔ اور بباعث علاقہ صافیہ محبت جو حضرت عزت سے ہوتا ہے مبشر خوابوں سے بہت سا حصہ ان کو ملتا ہے۔ یہی وہ مرتبہ ہے جس مرتبہ پر مومن کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا کی محبت اس کے لئے روٹی اور پانی کا کام دیتی ہے۔ یہ نئی پیدائش اس وقت ہوتی ہے جب پہلے روحانی قالب تمام تیار ہو چکتا ہے اور پھر وہ روح جو محبت الٰہیہ کا ایک شعلہ ہے ایسے مومن کے دل پر آپڑتا ہے اور یک دفعہ طاقت بالانشین بشریت سے بلند تر اس کو لے جاتی ہے اور یہ مرتبہ وہ ہے جس کو روحانی طور پر خلق آخر کہتے ہیں۔ اس مرتبہ پر خدا تعالیٰ اپنی محبت ذاتی کا ایک افروختہ شعلہ جس کو دوسرے لفظوں میں روح کہتے ہیں مومن کے دل پر نازل کرتا ہے اور اس سے تمام تاریکیوں اور آلائشوں اور کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے۔ اور اسی روح کے پھونکنے کے ساتھ وہ حسن جو ادنیٰ مرتبہ پر تھا۔ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ اور ایک روحانی آب و تاب پیدا ہو جاتی ہے۔ اور گندی زندگی کی کبودگی بکلی دور ہو جاتی ہے۔ اور مومن اپنے اندر محسوس کر لیتا ہے کہ ایک نئی روح اس کے اندر داخل ہو گئی ہے جو پہلے نہیں تھی۔ اس روح کے ملنے سے ایک عجیب سکینت اور اطمینان مومن کو حاصل ہو جاتی ہے اور محبت ذاتیہ ایک فوارہ کی طرح جوش مارتی اور عبودیت کے پودوں کی آبپاشی کرتی ہے۔ اور وہ آگ جو پہلے ایک معمولی گرمی کی حد تک تھی اس درجہ پر وہ تمام و کمال افروختہ ہو جاتی ہے۔ اور انسانی وجود کے تمام خس و خاشاک کو جلا کر الوہیت کا قبضہ اس پر کر دیتی ہے۔ اور وہ آگ تمام اعضاء پر احاطہ کر لیتی ہے۔ تب اس لوہے کی مانند جو نہایت درجہ آگ میں تپایا جائے یہاں تک سرخ ہو جائے اور آگ کے رنگ پر ہو جائے۔ اس مومن سے الوہیت کے آثار اور افعال ظاہر ہوتے ہیں جیساکہ لوہا بھی اس درجہ پر آگ کے آثار اور افعال ظاہر کرتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ وہ مومن خدا ہو گیا ہے بلکہ محبت الٰہیہ کا کچھ ایسا ہی خاصہ ہے جو اپنے رنگ میں ظاہر وجود کو لے آتی ہے اور باطن میں اس کی عبودیت اور اس کا ضعف موجود ہوتا ہے اور اس درجہ پر مومن کا پانی بھی خدا ہوتا ہے جس کے پینے سے وہ موت سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کی ٹھنڈی ہوا بھی خدا ہی ہوتا ہے جس سے اس کے دل کو راحت پہنچتی ہے۔ اور اس مقام پر استعارہ کے رنگ میں یہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ کہ خدا اس مرتبہ کے مومن کے اندر داخل ہوتا اور اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کرتا اور اس کے دل کو اپنا تخت گاہ بنا لیتا ہے۔ تب وہ اپنی روح سے نہیں بلکہ خدا کی روح سے دیکھتا اور خدا کی روح سے بولتا اور خدا کی روح سے چلتا اور خدا کی روح سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس مرتبہ پر نیستی اور اور استہلاک کے مقام پر ہوتا ہے اور خدا کی روح اس پر اپنی محبت ذاتیہ کے ساتھ تجلی فرما کر حیات ثانی اس کو بخشتی ہے۔ پس اس وقت

روحانی طور پر اس پر یہ آیت صادق آتی ہے۔ **ثم انشاناہ خلقا اخرہ فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین۔**

ایسا ہی روحانی وجود کی روح روحانی قالب تیار ہونے کے بعد انسان کے روحانی وجود میں داخل ہوتی ہے۔ یعنی اس وقت جبکہ انسان شریعت کا تمام جُوا اپنی گردن پر لے لیتا ہے۔ اور مشقت مجاہدہ کے ساتھ تمام حدود الہیٰ کے قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اور ورزش شریعت اور بجا آوری احکام کتاب اللہ سے اس لائق ہو جاتا ہے کہ خدا کی روحانیت اس کی طرف توجہ فرماوے اور سب سے زیادہ یہ کہ اپنی محبت ذاتیہ سے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کی محبت ذاتیہ کا مستحق ٹھہرا لیتا ہے جو برف کی طرح سفید اور شہد کی طرح شیریں ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 54، 66)

"عشق مجازی تو ایک منحوس عشق ہے کہ ایک طرف پیدا ہوتا ہے اور ایک طرف مرجاتا ہے اور نیز اس کی بناء اس حسن پر ہے جو قابل زوال ہے۔ اور نیز اس حسن کے نیچے آنے والے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے کہ وہ حسن روحانی جو حسن معاملہ اور صدق وصفا اور محبت الہیٰہ کی تجلی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے وہ مستعد دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو۔ اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے۔ صادق المحبت انسان جو سچی محبت اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہے وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرہ ذرہ زلیخا صفت ہے۔ اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں۔ کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں۔ مگر یہ عجیب حسن ہے جس کے خریدار کروڑہا روحیں ہو جاتی ہیں..... اب یہ بھی یاد رہے کہ بندہ تو حسن معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ میں حد ہی کر دیتا ہے۔ اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور زمین و آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست وپا کر دیتا ہے جیسے کہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے.... غرض پہلا خریدار اس کے روحانی حسن و جمال کا جو حسن معاملہ اور محبت ذاتیہ کے بعد پیدا ہوتا ہے خدا ہی ہے۔ پس کیا ہی بد قسمت وہ لوگ ہیں جو ایسا زمانہ پاویں اور ایسا سورج ان پر طلوع کرے اور وہ تاریکی میں بیٹھے رہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 66 طبع اول)

محبت کی انتہا محبت ذاتی ہے

محبت کی انتہا محبت ذاتی ہے جس کو حضور ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"اس محبت کا کوئی عارضی سہارا نہیں ہوتا۔ نہ بہشت کی خواہش۔ نہ دوزخ کا خوف۔ نہ دنیا کا آرام۔ اور نہ کوئی مال و دولت۔ بلکہ ایک نامعلوم تعلق ہے جس کو خدا ہی جانتا ہے۔ اور عجیب تر یہ کہ گرفتار محبت بھی اس تعلق کی کنہ کو نہیں پہنچ سکتا کہ یہ کیوں ہے اور کس خواہش اور کس طرح سے ہے کیونکہ وہ ازل سے تعلق ہوتا ہے۔ وہ تعلق معرفت کے ذریعہ سے نہیں بلکہ معرفت بعد میں آتی ہے اور اس تعلق کو روشن کر دیتی ہے۔ جیسا کہ پتھر میں آگ تو پہلے سے ہے لیکن چقماق سے آگ کے شعلے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ ص 29-30)

ترجمہ:۔ "اور اس کے جو صادق بندے اور مخلص عاشق ہوتے ہیں۔ اور حقائق کے مغز اور دقائق کی چکنائی تک پہنچتے ہیں۔ اور اللہ ان کے دلوں میں اپنی عظمت کا درخت اور اپنے جلال کا اور عزت کا تناور بوہڑ لگا دیتا ہے۔ پس وہ اس کی محبت میں زندہ رہتے ہیں۔ اور اسی کی محبت میں مرتے ہیں اور حشر کے وقت اسی کی محبت میں قبروں سے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ایک قوم ہوتی ہے جو فانی ہو جاتی ہے۔ اور اللہ کے لئے ہر زخم برداشت کرتی ہے۔ اور اللہ کی طرف خالص ہو کر جاتی ہے اور اس کی تحریک سے حرکت کرتی ہے اور اس کے بلانے سے بولتی ہے اور اس کے دکھانے سے دیکھتی ہے اور اس کے اشارے سے عداوت یا دوستی کرتی ہے۔ ایمان ان کا ایمان ہوتا ہے۔ اور اللہ کی غیرت کے پردوں میں چھپ جاتے ہیں۔ پس مجوبوں میں سے کوئی ان کو شناخت نہیں کرتا۔ وہ نشانات اور خرق عادات اور اپنے رب کی تائیدات سے پہچانے جاتے ہیں جو ان کا دوست ہوتا ہے۔"

(سر الخلافہ طبع اول ص 88، 89)

"پس یاد رکھنا چاہیئے کہ اعلیٰ درجے کی روحانی حالت انسان کی اس دنیوی زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آرام پا جائے۔ اور تمام اطمینان اور سرور اور لذت اس کی خدا میں ہی ہو جائے۔ یہی وہ حالت ہے جس کو دوسرے لفظوں میں بہشتی زندگی کہا جاتا ہے۔ اسی حالت میں انسان اپنے کامل صدق اور صفا اور وفا کے بدلہ میں ایک نقد بہشت پا لیتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کی بہشت موعود پر نظر ہوتی ہے اور یہ بہشت موجود میں داخل ہوتا ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر انسان سمجھتا ہے کہ وہ عبادت جس کا بوجھ اس کے سر پر ڈالا گیا ہے در حقیقت وہی ایک ایسی غذا ہے جس سے اس کی روح نشوونما پاتی ہے اور جس پر اس کی روحانی زندگی کا بڑا بھاری مدار ہے اور اس کے نتیجے کا حصول کسی دوسرے جہان پر موقوف نہیں ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر وقت آجاتا ہے کہ انسان پوری فلاح حاصل کرے۔ اب تمام نفسانی جذبات خود بخود افسردہ ہونے لگتے ہیں۔ اور روح پر ایک ایسی طاقت افزا ہوا چلنے لگتی ہے۔ جس سے انسان پہلی کمزوریوں کو ندامت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس وقت انسانی سرشت پر ایک بھاری انقلاب آتا ہے۔ اور عادات میں ایک تبدل عظیم پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان اپنی پہلی حالتوں سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ دھویا جاتا ہے اور صاف کیا جاتا ہے اور خدا نیکی کی محبت کو اپنے ہاتھ سے اس کے دل میں لکھ دیتا ہے۔ اور بدی کا گند اپنے ہاتھ سے اس کے دل سے باہر پھینک دیتا ہے۔ سچائی کی فوج سب کی سب دل کے شہرستان میں آ جاتی ہے۔ اور فطرت کے تمام برجوں پر راستبازی کا قبضہ ہو جاتا ہے۔ اور حق کی فتح ہو جاتی ہے۔ اور باطل بھاگ جاتا ہے اور اپنے ہتھیار پھینک دیتا ہے۔ اس شخص کے دل پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور ہر ایک قدم خدا کے زیر سایہ چلتا ہے..... نفس لوامہ کے مرتبہ پر انسان کا یہ حال ہوتا ہے کہ بار بار توبہ کرتا ہے بلکہ بسا اوقات اپنی صلاحیت سے ناامید ہو جاتا ہے۔ اور اپنے مرض کو ناقابل علاج سمجھ لیتا ہے اور ایک مدت تک ایسا ہی رہتا ہے۔ اور پھر جب وقت مقدر پورا ہو جاتا ہے تو رات یا دن کو یک دفعہ ایک نور اس پر نازل ہوتا ہے۔ اور اس نور میں الٰہی قوت ہوتی ہے۔ اس نور کے نازل ہونے کے ساتھ ہی ایک عجیب تبدیلی اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور غیبی ہاتھ کا ایک قوی تصرف محسوس ہوتا ہے۔ اور ایک عجیب عالم سامنے آجاتا ہے۔ اس وقت انسان کو پتہ چلتا ہے کہ خدا ہے۔ اور آنکھوں میں وہ نور آجاتا ہے جو پہلے نہیں تھا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص 88، 89)

"اور تیسری ترقی جو قربت کے میدانوں میں چلنے کے لئے انتہائی قدم ہے اس آیت میں تعلیم کی گئی ہے جو فرمایا ہے۔ **غیر المغضوب علیہم ولا الضالین**۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس میں انسان کو خدا کی محبت اور اس کے غیر کی عداوت سرشت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور بطریق طبیعت اس میں قیام پکڑتی ہے۔ اور صاحب اس مرتبے کا اخلاق الہیٰہ سے ایسا ہو بالطبع پیار کرتا ہے کہ جیسے وہ اخلاق حضرت احدیت میں محبوب ہیں۔ اور محبت ذاتی حضرت خداوند کریم کی اس قدر اس کے دل میں آمیزش کر جاتی ہے کہ اس کے دل سے محبت الٰہی کا منفک ہونا مستحیل اور ممتنع ہوتا ہے اور اگر اس کے دل کو اور اس کی جان کو بڑے بڑے امتحانوں اور ابتلاؤں کے سخت صدمات کے بیچ میں دے کر کوفتہ کیا جائے اور نچوڑا جائے تو بجز محبت الہیٰہ کے اور کچھ اس کے دل اور جان سے نہیں نکلتا۔ اسی کے درد سے لذت پاتا ہے اور اسی کو واقعی اور حقیقی طور پر اپنا دلآرام سمجھتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے۔ جس میں تمام ترقیات قرب ختم ہو جاتی ہیں۔ اور انسان اپنے اس انتہائی کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ جو فطرت بشری کے لئے مقدر ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص 510، 533 حاشیہ)

"ازاں جملہ ایک مقام محبت ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے رگ وریشہ میں اس قدر محبت الہیٰہ تاثیر کر جاتی ہے۔ کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوب حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے۔ اور ایک خارق عادت انس اور شوق ان کے قلوب صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے کہ جو غیر سے بکلی منقطع اور برگشتہ کر دیتا ہے اور آتش عشق الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے کہ جو ہم صحبت لوگوں کو اوقات خاصہ میں بدیہی طور پر مشہود اور محسوس ہوتی ہے۔ بلکہ اگر محبان صادق اس جوش محبت کو کسی حیلے اور تدبیر سے پوشیدہ رکھنا بھی چاہیں تو یہ ان کے لئے غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسے عشق مجازی کے لئے بھی یہ بات غیر ممکن ہے کہ وہ اپنے محبوب کی محبت کو جس کے دیکھنے کے لئے دن رات مرتے ہیں۔ اپنے رفیقوں اور ہم صحبتوں سے چھپائے رکھیں۔ بلکہ وہ عشق جو ان کے کلام اور ان کی صورت اور ان کی آنکھ اور ان کی وضع اور ان کی فطرت میں گھس گیا ہے۔ اور ان کے بال بال سے مترشح ہو رہا ہے اور ان کے چھپائے سے ہرگز چھپ نہیں سکتا۔ اور ہزار چھپائیں کوئی نہ کوئی نشان اس کا نمودار ہو جاتا ہے اور سب سے بزرگ تر ان کے صدق قدم کا نشان یہ ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کو ہر ایک چیز پر اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اگر آلام اس کی طرف سے پہنچیں تو محبت ذاتی کے غلبے سے برنگ انعام ان کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور عذاب کو شربت عذب کی طرح سمجھتے ہیں۔ کسی تلوار کی تیز دھار ان میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی۔ اور کوئی بلیہ عظمیٰ ان کو اپنے اس پیارے کی یادداشت سے روک نہیں سکتے۔ اسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں اور اسی کی محبت میں لذت پاتے۔ اور اسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں۔ اور اسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں۔ اگر چاہتے ہیں تو اسی کو۔ اگر آرام پاتے ہیں تو اسی سے۔ تمام عالم میں اسی کو رکھتے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں۔ اسی کے لئے جیتے ہیں اور اسی کے لئے مرتے ہیں۔ عالم میں رہ کر بے عالم ہیں اور باخود ہو کر بے خود ہیں۔ نہ عزت سے کام رکھتے ہیں نہ نام سے۔ نہ اپنی جان سے۔ نہ اپنے آرام سے۔ بلکہ سب کچھ اس کے لئے کھو بیٹھتے ہیں۔ اور ایک کے پانے کے لئے سب کچھ دے ڈالتے ہیں۔ لایدرک آتش سے جلتے جاتے ہیں اور کچھ بیان نہیں کر سکتے کہ کیوں جلتے ہیں۔ اور تفہیم اور تفہم سے صم و بکم ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک مصیبت اور ہر ایک رسوائی کے سہنے کو تیار رہتے ہیں۔ اور اس سے لذت پاتے ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص 441، 458 حاشیہ در حاشیہ ملخص)

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض محبت الٰہی قائم کرنا ہے

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی، نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا۔ اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ اس گروہ کو بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس

باقی صفحہ 6 پر

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

"لمحہ فکریہ"

جناب راجہ انور صاحب اپنے مضمون "بے وقت کی راگنی" میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں حیرت انگیز ترقی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت چار پانچ لاکھ "احمدی" بیرون ملک مقیم ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی آمدنی کا 13 تا 17 فیصد اپنی جماعت کو ادا کرتا ہے۔ یوں سمجھئے کہ ان کی تنظیم کو 30 تا 40 ملین ڈالر ماہانہ چندہ مل جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی جماعت اس وقت دنیا کی سب سے زیادہ امیر مذہبی تنظیم ہے جس کے پاس اگر پاکستان کے فارن ایکسچینج سے زیادہ رقم موجود ہو تو اسے اچنبھا نہ جانئے۔ اس جماعت کی امارت کا اندازہ صرف اس بات سے کر لیجئے کہ حکومت پاکستان ابھی تک اس قابل نہیں ہو سکی کہ پوری دنیا میں اپنا ٹی وی چینل کھولے جبکہ احمدیہ ٹی وی کی نشریات دنیا کے 183 ممالک میں چوبیس گھنٹے سنی جا سکتی ہیں۔......

اس کے علاوہ اس وقت دنیا کے ایک سو دس سے زائد ممالک میں ان کے تبلیغی مشن چل رہے ہیں۔ پچھلے سال ان کے خلیفہ نے لندن کے سالانہ اجتماع میں فخر کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ جماعت کی تبلیغی مساعی کے سبب صرف ایک قلیل عرصے میں بیرون ملک تین ملین غیر مسلموں کو "احمدی" بنا لیا گیا ہے۔ اگر یہ عدد اور یہ دعویٰ پچاس فیصد صحیح ہو تو بھی لمحہ فکریہ ہے!

سروے کرنے والے ایک یورپی ادارے کا کہنا ہے کہ "جماعت احمدیہ" یورپ کی سب سے زیادہ منظم اور تیز و طرار ایشیائی کیمونٹی ہے جو آگے چل کر ایک اہم معاشی کردار بھی ادا کر سکتی ہے۔ اس سروے رپورٹ کو محض ایک رپورٹ ہی نہ جانئے۔ جس طرح مٹھی بھر یہودیوں نے اپنے گروہی اتحاد کے ذریعے یورپ اور امریکہ کے مالی وسائل یعنی صنعت و تجارت، بینکنگ اور میڈیا پر قبضہ کر رکھا ہے بعینہ اس بات کا مکمل امکان موجود ہے کہ "احمدیہ جماعت" اپنے فکری اور نظری اتحاد نیز اپنی سکہ بند مذہبی تنظیم (جسے نظام جماعت احمدیہ کہا جاتا ہے) کے باعث بین الاقوامی معیشت پر اثر انداز ہو جائے۔ پاکستان میں بیٹھ کر تقریریں کرنے والے حضرات کو اندازہ نہیں کہ جس تیزی کے ساتھ اس جماعت کے پاس معاشی قوت جمع ہو رہی ہے اس کا رخ از خود سرمایہ کاری کی جانب کر دے گی۔ یہ کیمونٹی اپنے لائق لوگوں کو مالی امداد کرتی ہے اور اپنے لوگوں کو سود کے بغیر قرضے بہم پہنچانے کا پروگرام بنا رہی ہے تاکہ وہ بزنس اور تجارت کے شعبے کو اپنا سکیں۔ اکثر اوقات یہ حضرات چھاتی تھپتھپا کر کہتے ہیں کہ......

"ہم پاکستان میں بمشکل اپنی گزر بسر کیا کرتے تھے تاہم آپ لوگوں نے ہماری کمر پر لات مار کر ہمارا کبڑا پن دور کر دیا ہے۔ آج ہم دنیا بھر میں پھیل چکے ہیں اور ہمارے پاس زندگی کی ہر سہولت موجود ہے......"

اس بات کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ اب انہی کے ہاتھوں کے بکے ہوئے کچھ "ملا" انہی کے خلاف تیزابی لب و لہجے میں بیانات جاری کریں اور ادھر پریس کا ایک حصہ بھی دانستہ یا نادانستہ طور پر اس "اینٹی قادیانی" مہم کا شکار ٹھہرے...... تاکہ وہ اپنے خلاف شائع ہونے والے دھمکی آمیز بیانات، تبصروں اور کالموں کو جمع کر کے بیرونی عدالتوں میں اپنی "مظلومیت" کے ثبوت کے طور پر پیش کر سکیں۔ سرکاری محکموں میں ملازم "قادیانیوں" کی جو فہرستیں حال ہی میں بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہیں اگر یہ لوگ چاہیں تو صرف انہی فہرستوں میں شائع شدہ ناموں کی بناء پر بیرون ملک پناہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک ڈیڈ ایشو کے شکم سے کوئی نیا مسئلہ کشید کرنے کی کوشش ملک اور قوم کو اس لمحے آخر کیا فیض پہنچا سکتی ہے؟ بلکہ اس بے وقت کی راگنی سے تو صرف "احمدیہ" کیمونٹی کا موقف مضبوط تر ہونے کا امکان ہے۔ کبھی ہمارے دو ہی مطالبے سننے میں آیا کرتے تھے اول یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے...... اور دوم یہ کہ انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے آج یہ دونوں مطالبے آئین پاکستان کا حصہ ہیں لیکن یہی آئین ہر اقلیت کو اس سرزمین پر رہنے کا حق بھی بخشتا ہے۔ اس آئینی حق سے انحراف ممکن نہیں۔ اندریں حالات قادیانی حضرات قوم کا مسئلہ نہیں لہٰذا انہیں بین الاقوامی سطح پر "مظلوم" نہ بننے دیا جائے!

فی الوقت ہمارا مسئلہ عقل و خرد کی دشمن وہ قوتیں ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کے خلاف فرقہ وارانہ جنگ شروع کر رکھی ہے۔ اس شرمناک فساد کو کسی دوسرے کے نام لکھ کر ہم کب تک خود کو اس کی ذمہ داری قبول کرنے سے بچاتے رہیں گے؟ ہم کب تک اپنی غلطیوں کو یہود و ہنود کے نام لکھ کر اپنی جان چھڑاتے رہیں گے؟ ہم کب تک قادیانیوں کی سازش والی گھسی پٹی تھیوریوں سے قوم کا جی بہلاتے رہیں گے؟ شیعہ، سنی قتل و غارت کی ذمہ داری ملائیت کے اس گروہ پر عائد ہوتی ہے جو اسلام کی تبلیغ و ترویج کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے جاری کرنا ہی اسلام کی سب سے بڑی خدمت سمجھتا ہے۔ ایسا گروہ اسوہ حسنہ کی پیروی میں لوگوں کے دل فتح کرنے کی بجائے ان کے سر اتارنا جائز گردانتا ہے۔"

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد 9۔ اکتوبر 1999ء)

شیطان کی مجلس شوریٰ

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب نے "اقبال اور ملا" کے صفحہ 12 تا 14 پر تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"تحریک خلافت میں جب بہت سے مولوی صاحبان سیاست کے میدان میں کودے تو پھر ان کی یہ کیفیت تھی کہ ان سیاسی علماء نے لاہور میں ایک بہت بڑا اجتماع کیا تاکہ اس مسئلے کا فیصلہ کیا جائے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے یا نہیں۔ یہ امکان کذب باری تعالیٰ پر بہت گرما گرم بحثیں ہوئیں۔ اسی پر ایمان و کفر کا مدار ٹھہرا۔ ایک دوسرے سے تعاون یا عدم تعاون کے لئے بھی یہی عقیدہ معیار بن گیا۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ ہمارے ملا جس کام میں مصروف ہیں، یہ وہی کام ہے جو ابلیس نے اپنی مجلس شوریٰ میں اپنے ہمکاروں کے سپرد کیا تھا۔ ملا شیطان کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر عمل کر رہا ہے......

علامہ اقبال ایک روز مجھ سے فرمانے لگے کہ اکثر پیشہ ور ملا عملاً اسلام کے منکر، اس کی شریعت سے منحرف اور مادہ پرست دہریہ ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک مقدمے کے سلسلے میں ایک مولوی صاحب میرے پاس اکثر آتے تھے۔ مقدمے کی باتوں کے ساتھ ساتھ ہر وقت یہ تلقین ضرور کرتے تھے کہ دیکھئے کہ ڈاکٹر صاحب آپ بھی عالم دین ہیں اور اسلام کی بابت نہایت لطیف باتیں کرتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ آپ کی شکل مسلمانوں کی سی نہیں آپ کے چہرے پر ڈاڑھی نہیں۔ میں اکثر ٹال کر کہہ دیتا کہ ہاں مولوی صاحب آپ سچ فرماتے ہیں۔ یہ ایک کوتاہی ہے علاوہ اور کوتاہیوں کے۔ ایک روز مولوی صاحب نے تلقین میں ذرا شدت برتی تو میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب آپ کے وعظ سے متاثر ہو کر ہم نے آج ایک فیصلہ کیا ہے۔ آپ میرے پاس اس مقدمے کے سلسلے میں آتے ہیں کہ آپ باپ کے ترکے میں سے اپنی بہن کو زمین کا حصہ نہیں دینا چاہتے اور کہتے ہیں آپ کے ہاں شریعت کے مطابق نہیں بلکہ رواج کے مطابق ترکہ تقسیم ہوتا ہے اور انگریزی عدالتوں نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ میری بے ریشی کو بھی دینی کوتاہی سمجھ لیجئے، لیکن رواج کے مقابلے میں شریعت کو بالائے طاق رکھ دینا اس سے کہیں زیادہ گناہگاری ہے۔ میں نے آج یہ عہد کیا ہے کہ آپ بہن کو شرعی حصہ دے دیں اور میں ڈاڑھی بڑھا لیتا ہوں۔ لائیے ہاتھ آپ کی بدولت ہماری بھی آج اصلاح ہو جائے گی۔ اس پر مولوی صاحب دم بخود ہو گئے اور میری طرف ہاتھ نہ بڑھ سکا۔"

داڑھی کا معیار

سرراہے کے کالم نگار لکھتے ہیں:۔

ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے کابل سے خبر دی ہے کہ حالیہ دنوں میں پولیس نے ان 39 افغانوں کو سزائیں دی ہیں جنہوں نے داڑھی منڈوانے کا جرم کیا تھا۔

افغانستان ایک آزاد ملک ہے، اس لئے ہم اس کے اندرونی معاملات پر بحث نہیں کریں گے لیکن اس طرح کی خبروں سے اسلام دشمن عناصر کو اپنے خبث باطن کے اظہار کا موقع مل جاتا ہے اور وہ اسلام پر تنگ نظری کا الزام لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ مولانا مودودی نے کہا تھا کہ اسلام میں داڑھی ہے لیکن داڑھی میں اسلام نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ محض داڑھی کو کفر و اسلام کا مسئلہ بنا لینا درست نہیں ہے۔ پچھلے دنوں خبر آئی تھی کہ ایک پاکستانی تاجر جو خود بھی باریش تھا افغانستان میں پیسوں کی وصولی کے لئے گیا لیکن افغان بارڈر پولیس نے اس کی داڑھی ماپ کر کہا کہ یہ مطلوبہ معیار سے چھوٹی ہے۔ لہٰذا اسے افغانستان میں داخلے کی اجازت نہیں۔ مجبوراً وہ دس روز تک پشاور کے ایک ہوٹل میں مقیم رہا اور جب اس کی داڑھی لمبی ہو گئی تو اسے افغانستان میں داخل ہونے کی اجازت ملی۔ ہمارے ہاں بھی ایسے تماشے ہوتے رہتے ہیں۔ ایک مرتبہ عید کے چاند پر جھگڑا ہو گیا۔ ایک شخص نے گواہی دی کہ میں نے چاند خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے لیکن مولوی صاحب نے کہا کہ تم داڑھی منڈے ہو تمہاری گواہی قبول نہیں ہو سکتی۔ تھوڑی دیر بعد ایک داڑھی والا گواہ آ گیا لیکن مولوی صاحب نے اس کی گواہی بھی اس بناء پر مسترد کر دی کہ اس کی داڑھی مطلوبہ لمبائی سے چھوٹی ہے۔

(نوائے وقت لاہور 27 دسمبر 99ء)

شرافت کی انتہاء

جناب شورش کاشمیری صاحب نے اپنی کتاب "پس دیوار زنداں" میں لکھا ہے کہ جب میں بطور قیدی ایک دفعہ منٹگمری جیل سے لاہور جیل میں آیا تو یہاں ایک احمدی میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل تھے۔ محترم شاہ صاحب نے شورش کاشمیری صاحب کے ساتھ جو سلوک روا رکھا اس کا شورش صاحب کے دل پر بہت گہرا اثر تھا جس کا اندازہ ان کی تحریر سے کیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"مجھے یہاں تشدد و انتقام کے سبھی مرحلوں سے گذار کر لایا گیا تھا اور اب مجھ پر کوئی سا تجربہ کرنا باقی نہ رہا تھا۔ میجر حبیب اللہ شاہ کا سلوک بہر حال شریفانہ تھا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ وہ پکے قادیانی تھے ان کی ہمشیرہ مرزا بشیر الدین محمود کے عقد میں تھیں۔ قادیان کے ناظر امور عامہ سید زین العابدین ولی اللہ ان کے بڑے بھائی تھے۔ انہیں یہ بھی علم تھا کہ میں آل انڈیا مجلس احرار کا جنرل سیکرٹری ہوں اور احرار قادیانیوں کے حریف ہیں۔ بلکہ دونوں میں انتہائی عداوت ہے۔ میجر حبیب اللہ شاہ نے اشارۃً بھی اس کا احساس نہ ہونے دیا۔ انہوں نے اخلاق و شرافت کی انتہا کر دی۔ پہلے دن اپنے دفتر میں اس خوش دلی اور کشادہ قلبی سے ملے گویا مدۃ العمر کے آشنا ہیں۔ انہوں نے مجھے بیماروں میں رکھا اور اچھی سے اچھی دوا و غذا دینا شروع کی۔ نتیجۃً میری صحت کے بال و پر پیدا ہو گئے اور میں چند ہفتوں ہی میں تندرستی کی راہ پر آ گیا وہ بڑے جسور، انتہائی حلیم، بے حد خلیق اور غایت درجہ دیانت دار آفیسر تھے۔ ان کے پہلو میں یقیناً ایک انسان کا دل تھا ان کی بہت سی خوبیوں نے انہیں سیاسی قیدیوں میں مقبول و محترم بنا دیا تھا۔"

("پس دیوار زنداں" ص 257، 258)

مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم

محترم نسیم سیفی صاحب کی چند سبق آموز باتیں

مکرم نسیم سیفی صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر بذریعہ "روزنامہ الفضل" ہم پردیسیوں تک پہنچی۔ بعد میں ان کی خدمات سلسلہ اور سوانحی خاکہ بھی پڑھا اور ایک اور مضمون بھی ان کے بعض اوصاف کے ذکر میں اخبار مذکور کے صفحات کی زینت بنا۔

گزشتہ سال اگست میں ان سے ملاقات ہوئی خوش باش نظر آئے اور ہمیشہ کی طرح خندہ پیشانی سے ملے اور یہ ہماری ملاقات آخری ملاقات ثابت ہوئی کیونکہ اس کے بعد جلد میں امریکہ چلا آیا۔ مجھے اس وقت ان کی سوانح حیات لکھنا مقصود نہیں اور نہ ہی مجھے اس بارہ میں زیادہ معلومات حاصل ہیں۔ محترم سیفی صاحب سے ایک لمبا عرصہ میل ملاقات رہی اور ان کی وہ چند باتیں بیان کرنا مقصود ہے جو قارئین الفضل کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہیں۔

تعارفی ملاقات

مجھے اچھی طرح تو اب یاد نہیں کہ ان سے پہلی اور تعارفی ملاقات کب ہوئی۔ صرف اتنا یاد ہے کہ ان دنوں وہ نائیجیریا میں ایک لمبا عرصہ جماعتی خدمات بجالانے کے بعد واپس ربوہ آئے تھے۔ اور ہماری ملاقات دفاتر تحریک جدید میں ہوئی تھی اور میں نے ایک طالب علم کی طرح ان سے عملی میدان میں کامیابیوں کی داستان سننی چاہی کیونکہ میں ابھی نیا نیا میدان عمل میں اترا تھا اور ان کی داستان میرے لئے راہنمائی کا باعث ہو سکتی تھی۔ انہوں نے بڑی محبت اور نرمی سے باتیں کیں اور مجھے یہ تاثر ملا کہ ان سے کسی وقت اور کسی موضوع پر بھی کھل کر بات کی جا سکتی ہے۔ اس ملاقات کی جو باتیں میرے ذہن میں محفوظ ہیں وہ کچھ اس طرح تھی کہ میدان عمل کی کامیابی کا راز محنت اور مسلسل محنت' مرکز کی ہدایات پر عمل کرنے اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کی مسلسل درخواست میں مضمر ہے۔

تقریر کے بارے میں نظریہ

ایک مرتبہ تقریر کرنے کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی فرمانے لگے ایک قسم کی گفتگو ہے۔ جس طرح گفتگو کرتے ہوئے آدمی گھبراتا نہیں اسی طرح مقرر اگر یہ سمجھے کہ میں گفتگو کر رہا ہوں ایک موضوع پر بات ہو رہی ہے تسلسل قائم ہو اور توازن سے بولتا جائے تو یہی تقریر ہے۔

شاعری

خود تو پرگو شاعر تھے ہی۔ دوسروں کو بھی تلقین کرتے کہ شعر کہنے کی طرف اگر رجحان ہے تو ضرور اسے عملی شکل دیں۔ 22/23 سال پرانی بات ہے میں نیمبیا میں جماعتی خدمات پر مامور تھا اور سیفی صاحب سیرالیون میں خدمات بجالا رہے تھے۔ نیمبیا میں ان دنوں پاکستان سے گئے ہوئے چند احباب نے مل کر "نیمبیا پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن" (Zambia Pakistan Friendship Association) قائم کی ہوئی تھی۔ کبھی کبھار اسکی میٹنگ ہوتی اور اس کی کارکردگی رسالے کی صورت میں چھپوائی بھی جاتی۔ اس رسالے کے لئے مجھے بھی کچھ لکھنے کے لئے کہا جاتا۔ ایک مرتبہ جبکہ یوم پاکستان کی مناسبت سے رسالہ کو ترتیب دیا جارہا تھا انتظامیہ نے کچھ لکھنے کی فرمائش کی تو میں نے چند اشعار لکھے جو چھپ گئے۔ رسالہ کی کچھ کاپیاں مجھے بھی ملیں اور میں نے دیگر ڈاک کے ساتھ ایک کاپی سیرالیون مشن کو بھی بھجوا دی۔ 79ء میں جب میں ربوہ واپس آیا تو مکرم سیفی صاحب بھی واپس آچکے تھے۔ ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے مشق سخن جاری رکھیں اور پھر بتایا کہ سیرالیون میں انہیں رسالہ ملا تھا جس میں میرے چند اشعار تھے۔ پھر انہوں نے اپنی شاعری کے آغاز کی داستان بتاتے ہوئے بتایا کہ جب انہوں نے شعر لکھنے شروع کئے تو کچھ نہ کچھ لکھ کر لاہور کے مختلف رسالوں کو بھجوا دیا کرتے تھے کہ کوئی نہ کوئی تو چھاپے گا اور پھر جب ایک رسالے میں اپنے شعر چھپے ہوئے دیکھے تو خوشی کی انتہا نہ رہی اور پھر شعر لکھنے کی ہمت بندھ گئی اور یقین ہو گیا کہ کلام قابل پذیرائی ہے۔ یہ ساری بات بتانے کا ان کا مقصد یہی تھا کہ لکھنے کی مشق خواہ شاعری ہی کیوں نہ ہو' کرنی چاہئے۔ یہ بات ان کی درست بھی ہے کہ کام خواہ کوئی بھی ہو دل لگا کر کرنے سے ہی ہوتا ہے۔ اور اگر کام سیکھنا ہو تو محنت اور بار بار کی مشق سے ہی سیکھا جا سکتا ہے۔

بحیثیت مدیر الفضل

روزنامہ الفضل کی اشاعت بوجوہ کچھ عرصہ کے لئے بند رہی۔ دوبارہ اشاعت کی اجازت ملنے پر آپ مدیر مقرر ہوئے۔ کٹھن مرحلہ تھا لیکن بڑی ہمت اور حوصلے کے ساتھ نبھایا۔ بعض اصطلاحات کی اشاعت کی اجازت نہ تھی۔ شروع میں ہمیں عجیب معلوم ہوتا کہ کہیں تو ایسی اصطلاح کا متبادل لفظ استعمال ہوا ہے اور کہیں صرف ڈیش سے کام لیا گیا ہے۔ کبھی کبھی ملاقات پر اس بارے میں ذکر ہوتا تو فرماتے شائد اسی میں کوئی بہتری ہے۔ ہم کہتے کہ ہمیں تو پڑھنے کا حوصلہ نہیں ہوتا آپ کو لکھتے ہوئے یہ تبدیلی کیسی محسوس ہوتی ہے دل کباب ہو جاتا ہوگا۔ فرماتے صبر کریں یہ وقت بھی بیت جائے گا۔ ایک مرتبہ کسی نے ایک شدید قسم کا تنقیدی خط لکھا اور ساتھ ہی چیلنج بھی دیا کہ یہ خط آپ شائع نہیں کریں گے۔ لیکن انہوں نے یہ خط من و عن شائع کیا۔ ہمت کی بلندی کے ساتھ حوصلہ بھی بلند تھا۔ کبھی کبھار لکھنے کا خیال آتا تو کوئی مضمون لکھ کر بھیج دیتا اور ساتھ لکھ دیتا کہ اگر معیار کے مطابق ہو تو شامل اشاعت فرمادیں۔ آپ شائع فرماتے اور جب ملاقات ہوتی تو فرمائش ہوتی کہ مضمون لکھ کر بھیجا کرو گویا کہ حوصلہ افزائی فرماتے لیکن ہم کہ کم گو اور کم آمیز ہونے کے ساتھ ساتھ کم کم ہی لکھتے لیکن جب بھی لکھا اخبار کے صفحات کی زینت ضرور بنا۔

مجازی خدا

ایک شادی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے مجازی خدا والے عرف عام محاورے کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ خاوند کو عرف عام میں مجازی خدا کہا جاتا ہے جس سے یہ تصور ابھر کے سامنے آتا ہے کہ بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری دل کی گہرائیوں سے کرنی چاہئے اور اس کی پوری عزت و احترام کرنا اس پر لازم اور فرض ہے۔ لیکن یہ کبھی نہیں سوچا جاتا کہ خاوند کو اگر مجازی خدا کہا گیا ہے تو اس پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اسے بھی اپنا مقام اور ذمہ داریاں پوری طرح ادا کرنا چاہئیں۔ مثلاً خدا بن مانگے دیتا ہے اور مانگنے پر بھی دیتا ہے۔ اس لئے خاوند اگر کبھی کبھار بغیر کسی مطالبہ کے بیویوں کو تحفہ وغیرہ لا کر دیں اور اگر کوئی مطالبہ ہو تو بھی پورا کریں تو گھریلو شکایات کم سے کم پیدا ہوں گی اور آپس کی الفت میں اضافہ ہوگا۔ اور اس طرح گھر جنت کا ماحول پیش کرے گا۔

مکرم سیفی صاحب کی یہ چند باتیں جو سبق آموز ہیں افادہ عام کے لئے تحریر کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 4

میں داخل کرے گا۔ خود اس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کو نشو و نما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور (دینی) برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اسی کو ہے۔

(ازالہ اوہام ص 848 تا ص 852 طبع اول) اشتہار 4 مارچ 89ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد 1 ص 153'155)

"تمام مخلصین و داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔"

(آسمانی فیصلہ ص 9)

توحید کی تین قسمیں

اس کے بعد توحید کی تین قسمیں بیان کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہیں۔

"اول مرتبہ توحید کا تو یہی ہے کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کی جائے اور ہر ایک چیز جو محدود اور مخلوق معلوم ہوتی ہے۔ خواہ زمین پر ہے خواہ آسمان پر۔ اس کی پرستش سے کنارہ کیا جائے۔

دوسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ اپنے اور دوسروں کے تمام کاروبار میں موثر حقیقی خدا تعالیٰ کو سمجھا جائے اور اسباب پر اتنا زور نہ دیا جائے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے شریک ہو جائیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ زید نہ ہوتا تو میرا یہ نقصان ہوتا۔ اور بکر نہ ہوتا تو میں تباہ ہو جاتا۔ اگر یہ کلمات اس نیت سے کہے جائیں کہ جس سے حقیقی طور پر زید و بکر کو کچھ چیز سمجھا جائے تو یہ بھی شرک ہے۔

تیسری قسم توحید کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھانا اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کرنا۔"

(کتاب البریہ ص 59'60)

تپ دق۔ سل

○ تپ دق وہ بخار ہے جس سے حرارت اعضائے رئیسہ و امعاء وغیرہ میں سرایت کرکے بدن کی رطوبت سکھادے' یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جو عمر کے کسی حصے میں بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عام طور پر چودہ برس سے لے کر اکیس برس کے لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

اسباب مرض اصلی سبب تو اس کا مادہ سل یعنی جراثیم ٹیوبرکل ہی ہے لیکن کئی ایک دیگر باتیں بھی اس مرض کے پھیلانے میں مددگار ہوا کرتی ہیں۔

جراثیم سل غالباً جسم میں خاک اور دھول کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ اور یہ جرم (جراثیم) پھیپھڑوں تک پہنچ جاتے ہیں اور وہاں ورم پیدا کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات نمونیا۔ برونکائٹس خون تھوکنے' پھیپھڑوں میں اجتماع خون اور کئی ایک خارجی اشیاء مثلاً کوئلے' لوہے یا سلیٹ کے خاک کے ساتھ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ مسلول والدین کے بچوں میں بھی یہ مرض چلا جاتا ہے۔ نیز ناکافی اور ردی غذا اور گندی ہوا نمدار مکانات اور مفلسی وغیرہ ایک طرف اور عیاشی وغیرہ دوسری جانب اس موذی مرض کے پیدا کرنے میں معاون اور مددگار ہوا کرتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالکریم صاحب غازی، کریم سٹوڈیو کوئٹہ والے کا پیٹ کا آپریشن CMH کوئٹہ میں ہوا ہے احباب سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سلطان بشیر طاہر صاحب کارکن وکالت دیوان کی اہلیہ ڈیڑھ سال سے یرقان کے مرض میں مبتلا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں عبدالرؤف صاحب فیکٹری ایریا ربوہ لکھتے ہیں کہ میری بہو عزیزہ ناہید احمد صاحبہ اہلیہ عزیزم نسیم احمد صاحب مانٹریال کینیڈا طویل علالت کے بعد مورخہ 2000-1-3 بعمر 48 سال وفات پاگئیں۔

مورخہ 2000-1-8 کو جنازہ کینیڈا سے دارالضیافت ربوہ پہنچا اور مورخہ 2000-1-9 بروز عیدالفطر بعد از نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی بعد از تدفین مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار تین بچے چھوڑے ہیں۔

مرحومہ محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی (مرحوم) کی نواسی تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

○ مکرم چوہدری محمد اختر صاحب دارالیمن غربی ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے بھتیجے عزیز مکرم چوہدری محمد اکرم ضیاء صاحب مینجر سمال بزنس فنانس کارپوریشن شیخوپورہ بعمر 48 سال دل کا دورہ پڑنے کے باعث 17۔دسمبر 1999ء بروز جمعہ وفات پاگئے۔ مرحوم مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب شاہدرہ ٹاؤن کے بڑے بیٹے تھے۔ انہوں نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

○ مکرم مہر ممتاز احمد اختر صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ باگڑ سرگانہ کی زوجہ محترمہ خدیجہ بیگم دختر مہر محمد یار سرگانہ موضع باگڑ تحصیل کبیر والہ ضلع خانیوال 9۔جنوری 2000ء بروز عیدالفطر وفات پا گئی ہیں۔ دوسرے روز 10۔جنوری کو ان کی نماز جنازہ و تدفین ہوئی۔

احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

موصیانِ کرام

○ بعض موصیان جائیداد فروخت کرنے کے بعد حصہ جائیداد لیٹ ادا کرتے ہیں جو درست نہیں اور خلاف قاعدہ ہے۔ فروخت شدہ جائیداد کا حصہ جائیداد فوری ادا کرنا ہوگا۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم میاں مظفر محمود صاحب سندھ کنری کو تقریباً آٹھ سال بعد بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عطاء الکریم اکبر عطا فرمایا ہے۔ نومولود میاں محمد اکبر اقبال صاحب آف کنری سندھ۔ (واقف زندگی جو یوگنڈا میں قربان ہوئے تھے) کا پوتا اور محترم ملک رشید احمد صاحب ناظم آباد کراچی کا نواسہ اور محترم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ جنوبی چھاؤنی لاہور کا بھتیجا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح خادم دین بنائے۔ صحت و تندرستی والی لمبی زندگی دے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مندرجہ ذیل افراد کا نظام جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے نظام جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی ہے۔

1۔ مکرم محمد بشارت صاحب ولد قریشی غلام محمد صاحب ساکن کسراں ضلع اٹک

2۔ مکرم محمد اطہر صاحب ولد سید عطا محمد شاہ صاحب گیلانی مکان نمبر 25 بلاک جے نیو ملتان

3۔ مکرم ڈاکٹر ظفر احسان اللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب مقیم ایچ بلاک سبزہ زار لاہور

4۔ مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ظفر احسان اللہ مقیم ایچ بلاک سبزہ زار لاہور

5۔ مکرمہ کاشفہ روحی صاحبہ بنت ڈاکٹر ظفر احسان اللہ مقیم ایچ بلاک سبزہ زار لاہور

6۔ مکرم محمد اقبال ظفر صاحب ولد ڈاکٹر ظفر احسان اللہ مقیم ایچ بلاک سبزہ زار لاہور

7۔ مکرم محمد احمد ظفر صاحب ولد ڈاکٹر ظفر احسان اللہ مقیم ایچ بلاک سبزہ زار لاہور

8۔ مکرم محمد کاشف ظفر صاحب ولد ڈاکٹر ظفر احسان اللہ مقیم ایچ بلاک سبزہ زار لاہور

(ناظر امور عامہ)

اعلان

AACP کے پلیٹ فارم پر ربوہ میں لوکل انٹرنیٹ سروس کیلئے کوشش کی جارہی ہے۔ وہ تمام احباب جو انٹرنیٹ سروس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہوں یا اس وقت بیرون ربوہ سے انٹرنیٹ سروس سے فائدہ حاصل کررہے ہیں کی خدمت میں درخواست ہے کہ فوری اپنے کوائف:- نام، پتہ، فون نمبر ز مندرجہ ذیل پتہ پر مہیا فرمادیں۔ تاکہ مختلف کمپنیز سے کنفرم users کی تعداد کے مطابق بات کی جاسکے۔

برائے رابطہ

کلیم احمد قریشی - صدر ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) ربوہ چیپٹر

لنک روڈ 67 ناصر آباد غربی ربوہ فون 211668

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان کو ایٹمی اور کیمیائی جنگ کی دھمکی

بھارت کے چیف آف سٹاف جنرل وید پرکاش ملک نے پاکستان کو ایٹمی اور کیمیائی جنگ کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان سے جلد محدود ایٹمی اور کیمیائی جنگ ہوگی۔ یہ محدود جنگ سیاچن یا کہیں اور بھی ہوسکتی ہے۔ تفصیل بتانا ضروری نہیں۔ چیلنج کی کامیابی کیلئے فوجی، سیاسی اور سفارتی سطح پر مربوط حکمت عملی اپنانا ہوگی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بھارت اپنے مقاصد حاصل کرلے گا۔

پاکستان پر دباؤ ڈالا جائے

بھارت نے انٹرنیشنل سول ایوی ایشن کو درخواست دی ہے کہ ہائی جیکر ہمارے حوالے کرنے کیلئے پاکستان پر دباؤ ڈالا جائے۔ تمام رکن ممالک کو ہمارے مطالبہ سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ پاکستان سے ہائی جیکروں کو نکلوانے کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ بھارتی ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے پاس اس امر کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں کہ ہائی جیکر پاکستانی ہیں۔ اور وہ اس وقت پاکستان میں موجود ہیں۔

پاکستانی ہائی کمیشن کے رکن کو حکم

بھارت نے پاکستان کے ہائی کمشنر کے ایک اہلکار کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک ہفتے کے اندر بھارت سے نکل جائیں۔ بھارتی دفتر خارجہ نے شبیر حسین پر ناپسندیدہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان دو روز قبل بھارتی اہلکار پی موسس کو نکلنے کا حکم دے چکا ہے۔

امریکہ کا میزائل شکن تجربہ ناکام

امریکہ کی طرف سے قومی میزائل ڈیفنس نظام قائم کرنے کی خاطر حملہ آور میزائلوں کو فضا میں تباہ کرنے والے اینٹی بیلسٹک میزائل کا اہم تجربہ ناکام ہوگیا۔ "سمارٹ راکٹ" اپنے ہدف کو نشانہ نہ بنا سکا۔ امریکی وزارت دفاع پینٹاگون نے تجربے کی ناکامی کی تصدیق کردی ہے اس سے امریکہ کے اینٹی بیلسٹک نظام کو قائم کرنے کی کوششوں کو زبردست دھچکا لگا ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ اپریل میں اگلا تجربہ کیا جائے گا۔ کامیابی کی صورت میں 13۔ارب ڈالر کی لاگت سے پورے امریکہ میں 100 مقامات قائم کئے جائیں گے۔

گروزنی کے مرکز پر قبضے کا دعویٰ

روسی فوجوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کے مرکز پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور اب 60 فیصد شہر پر ان کا قبضہ ہوچکا ہے۔ گروزنی کے گلی کوچوں میں دست بدست لڑائی جاری ہے۔ چیچن حکام نے تصدیق کی ہے کہ روسی فوجیوں نے شہر کے مشرقی اور مغربی حصے کو ملانے والے اہم پل پر قبضہ کرلیا ہے۔ بعض مقامات پر فریقین 20 میٹر کے فاصلے سے ایک دوسرے پر فائرنگ کررہے ہیں۔ روسی ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ تین چار روز تک قبضہ مکمل کرلیں گے۔

ایران میں غیر ملکی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی

ایران کی پارلیمنٹ نے حال ہی میں ایک قانون پاس کیا ہے جس کے تحت ملک بھر میں غیر ملکی ناموں اور اصطلاحات کے استعمال پر پابندی عائد کردی ہے۔ اس کا مقصد فارسی زبان کو ترقی دینا ہے۔

بھارت میں ایک لاکھ ہڑتالی برطرف

بھارت کے صوبہ اترپردیش میں پاور کمپنی کے ایک لاکھ ہڑتالی ملازمین کو برطرف کردیا گیا ہے۔ اور نئی بھرتی شروع کردینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان ملازمین نے نئی اصلاحات کے خلاف اور تنخواہوں میں اضافے کے لئے ہڑتال کر رکھی تھی۔ حکومت نے آخری ڈیڈ لائن دی اور کہا کہ اگر اس وقت تک ہڑتالی ملازمین کام پر واپس نہ آئے تو ان کو برطرف کردیا جائے گا۔ ہڑتالی واپس نہ آئے تو ان کی برطرفی کا اعلان کردیا گیا۔

گیارہ بندرگاہوں میں بھی ہڑتال

بھارت کی گیارہ بندرگاہوں کے کارکنوں نے بھی اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال کردی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ساری دنیا میں سب سے بڑا فساد جھوٹ ہے اور دراصل اس لئے کہ جھوٹ شیطان کی عبادت کا ایک اور نام ہے میں جماعت کو پہلے بھی بارہا سمجھا چکا ہوں کہ تم کہتے ہو (-) کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی غفلتیں جو سرزد ہو جاتی ہیں ان کے متعلق تو آپ استغفار سے کام لے سکتے ہیں مگر اگر یہ اقرار ہی جھوٹ ہو اور سراسر جھوٹ ہو اور انسان جانتا ہو کہ جب بھی مدد کی ضرورت پڑتی ہے ہم غیر اللہ کی طرف منہ کرتے ہیں تو ایسے شخص کو دنیا کی سزا تو ملنی ہی ہے آخرت کی سزا بھی ملے گی اور اس کی ساری (عبادات) اکارت جائیں گی اور جھوٹ جو ہے

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 21۔جنوری۔ غروب آفتاب۔ 5-34
ہفتہ 22۔جنوری۔ طلوع فجر۔ 5-40
ہفتہ 22۔جنوری۔ طلوع آفتاب۔ 7-05

فرد جرم عائد کردی گئی

دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے طیارہ سازش کیس میں نامزد ملزمان نواز شریف‘ شہباز شریف‘ شاہد خاقان عباسی‘ سیف الرحمان‘ سعید مہدی اور رانا مقبول پر فرد جرم عائد کردی ہے۔ تمام ملزمان نے الزامات کی صحت سے انکار کیا۔ ملزمان پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں ان میں خوف و ہراس پھیلانا‘ دہشت گردی‘ مجرمانہ سازش‘ طیارے اور مسافروں کا اغوا شامل ہے۔ فاضل جج نے استغاثہ کی طرف سے عائد کردہ بعض دفعات فرد جرم سے خارج کر دیں ان میں پاکستان سے جنگ‘ بغاوت اور فوج کو تقسیم کرنے کی دفعات شامل ہیں۔ فرد جرم سے پہلے عدالت نے دفعہ 265- سی پر محفوظ کیا گیا فیصلہ سنایا جس میں عدالت نے کہا کہ فرد جرم سے قبل آڈیو کیسٹوں کی نقول وکلائے صفائی کو مہیا کرنا ضروری نہیں۔

عدالت میں ہنسی

پاکستان کے خلاف جنگ مسلط کرنے کے الزام پر عدالت نے وضاحت طلب کی تو استغاثہ نے قرار دیا کہ اس سے مراد افواج پاکستان ہیں۔ فاضل جج نے کہا کہ فوج کو اتھارٹی آف پاکستان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس پر عدالت میں موجود لوگ ہنس پڑے۔ اس پر فاضل جج نے ناراضگی کا اظہار کیا اور عدالت میں سنجیدگی اختیار کرنے کا حکم دیا۔

طیارہ جنرل مشرف نے اغوا لیا

سابق وزیراعظم میاں نواز شریف نے عدالت میں کہا کہ طیارہ میں نے نہیں جنرل مشرف نے اغوا کیا۔ میری منتخب حکومت ہائی جیک کی۔ اور مجھے گن پوائنٹ پر گرفتار کیا۔ نواز شریف عدالت کے روکنے کے باوجود بولتے رہے انہوں نے کہا آج مجھے بولنے دیا جائے۔ فاضل عدالت نے کہا کہ آپ کو اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع دیا جائے گا لیکن یہ وضاحتیں پیش کرنے کا وقت نہیں ہے۔

زبان لڑکھڑا گئی

فرد جرم سے انکار کرتے ہوئے نواز شریف کی زبان لڑکھڑا گئی۔ شہباز شریف نے کہا یقیناً صحت جرم سے انکار کرتا ہوں۔ سیف الرحمان نے کہا میں تو وقوعہ کے روز وہاں نہیں تھا۔ رانا مقبول نے خود کو معصوم ظاہر کیا۔ غوث علی شاہ اور سعید مہدی نے جذبات پر قابو پاتے ہوئے صحت جرم سے انکار کیا۔

میرا معصوم خاوند

میاں نواز شریف کی اہلیہ بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ میرے معصوم خاوند سے ذاتی انتقام لیا جا رہا ہے۔ وہ نواز شریف کو اپنی پسند کی سزا دینا چاہتے ہیں۔ مگر مجھے اپنے اللہ پر بھروسہ ہے۔

اگر چیف ایگزیکٹو کو طلب کیا گیا

صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ اگر صفائی کے وکلاء نے چیف ایگزیکٹو کو عدالت میں طلب کرنے پر زور دیا اور عدالت نے اجازت دی تو استغاثہ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے خلاف بغاوت اور ملک کے خلاف جنگ کے الزامات ختم نہیں کئے گئے۔ عدالت نے استغاثہ کو اجازت دی ہے کہ وہ مناسب وقت پر ان الزامات کی سماعت کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

ایک ہفتے میں فیصلے کی توقع

فرد جرم عائد ہونے کے بعد قانونی مبصرین کا خیال ہے کہ اب ایک ہفتہ کے اندر مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جائے گا۔

ایک میل کے علاقے میں کرفیو کا سماں

طیارہ کیس کے ملزمان کی عدالت میں آمد پر ایک میل کے علاقے میں کرفیو کا سا سماں تھا۔ تمام ملزمان کو سخت حفاظتی حصار میں عدالت میں لایا گیا۔ عدالت جانے والے راستوں کی ناکہ بندی کی گئی۔ رینجرز اور پولیس نے عمارتوں کی چھتوں پر چوکیاں بنا رکھی تھیں۔ احاطہ عدالت میں فوج بھی موجود تھی۔

آسٹریلیا نے پاکستان کو ہرا دیا

تین ملکی کرکٹ ون ڈے مقابلوں میں آسٹریلیا نے پاکستان کو تیسرے میچ میں 81 رنز سے ہرا دیا۔ اس میچ میں وسیم اکرم نے ون ڈے میچوں میں 400 وکٹیں حاصل کرنے والے پہلے باؤلر ہونے کا تاریخی اعزاز حاصل کرلیا۔

ویلتھ ٹیکس ختم کرنے کا فیصلہ

حکومت نے یکم جولائی سے ویلتھ ٹیکس ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس سے حکومت کو سالانہ 5- ارب کی آمدنی سے ہاتھ دھونا ہونگے۔ اس فیصلے سے سرمایہ دار خفیہ اثاثے ظاہر کرکے صنعتوں کے قیام اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دے سکیں گے۔ انکم ٹیکس میں اضافہ ہوگا اور بیروزگاری پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

سپریم کورٹ حملہ کیس

سپریم کورٹ حملہ کیس میں دلائل پیش کرتے ہوئے رٹ کے محرک نے قرار دیا کہ اس حملے میں سیف الرحمان مرکزی کردار تھے۔ سابق سینیٹر کو سابق وزیراعلیٰ پنجاب نے موبائل فون پر سپریم کورٹ پہنچنے کی ہدایت کی تھی وہ اتنے طاقتور شخص تھے کہ ان کی آمد پر عدالت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ بارہ رکنی بنچ کے چار ججوں کے اصرار پر اپیل سے قابل اعتراض الفاظ حذف کر دیئے گئے۔ شاہد اورک زئی نے کہا کہ میرا اعتراض چیف جسٹس پر نہیں بلکہ فیصلے پر ہے۔

آفتاب شیرپاؤ دوبئی پہنچ گئے

سرحد کے سابق وزیراعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ گرفتاری سے بچنے کیلئے دوبئی پہنچ گئے ہیں ان کو گرفتار کرنے کی کوششیں ناکام ہوگئیں۔

بجلی کے بلوں پر سیلز ٹیکس

واپڈا نے بجلی کے بلوں پر سیلز ٹیکس کی وصولی شروع کردی ہے۔ دسمبر 99ء کے بلوں پر 5 سو یونٹس سے زائد کے کمرشل اور صنعتی صارفین کو اضافہ شدہ بل بھجوا دیئے گئے حکومت کو اس اقدام سے سالانہ 8- ارب تک اضافی آمدنی ہوگی۔

بھارت دہشت گردوں کو تربیت دے رہا ہے

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ بھارت دہشت گردوں کو تربیت دے رہا ہے۔ تربیتی کیمپوں کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ بحالی جمہوریت میں ڈیڑھ دو سال لگیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سیف الرحمان کا بنایا گیا جیل کا نقشہ مذاق تھا تو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ کونسا فرش پکا ہے اور کونسا کچا۔

پھر ٹول ٹیکس کا فیصلہ

حکومت نے ملک کی تمام شاہراہوں پر معمولی نوعیت کا ٹول ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے اس کا مقصد عوام کو سڑکوں پر بہتر سفر کی سہولتیں فراہم کرنا ہے۔ ہائی وے اتھارٹی کے چیئرمین نے یہ بات بتاتے ہوئے کہا کہ قومی شاہراہوں کے تمام منصوبوں کو بروقت مکمل کیا جائے گا۔

زلزلہ نے آدھا ملک ہلا دیا

بدھ 19 جنوری کو بارہ بجکر دس منٹ پر لاہور‘ پشاور‘ اسلام آباد سمیت ملک کے قریباً آدھے حصے میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے جو ایک منٹ تک جاری رہے۔ زلزلے کی شدت 6 درجے بتائی گئی ہے۔ لوگ دفتروں‘ گھروں‘ کالجوں سے نکل کر باہر کھلی جگہوں پر آ گئے۔

چوتھی جنگ چھڑ سکتی ہے

امریکی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان چوتھی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ پاکستان اور بھارت صورت حال کو خراب ہونے سے روکیں۔ دونوں ملک کشیدگی بڑھانے سے گریز کریں۔ محاذ آرائی کم کریں۔

جھنگ میں پولیس مقابلہ

جھنگ میں پولیس مقابلہ میں دو ڈاکو اور ایک کانسٹیبل ہلاک ہو گئے۔ تین ڈاکوؤں نے محلہ یوسف آباد کے رہائشی محمد اقبال کے گھر میں گھس کر اہل خانہ کو یرغمال بنا کر لوٹ لیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔

تمام ورائٹی بے بی سائیکل اور نئے سائیکل دستیاب ہیں۔ نیز جھولا‘ پنگھوڑا‘ واکر‘ بچہ سائیکل اور پرام

نور سائیکل ورکس

چوک یادگار- ربوہ فون 999
پروپرائٹر- عبدالنور ناصر

نورس جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ-
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور-ربوہ
فون دکان- 699 گھر 211971

خوشخبری

وول- کاٹن- سلک- لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی-
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے-
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ-
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں-
اب آپ فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں-

ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61